سوال

(1000) بواسیر والا شخص جمع وتقدیم کے ساتھ نمازیں ادا کرسکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کوایک موذی بیماری بواسیر ہے۔ جس کی وجہ سے کبھی وضو کے بعد اسی نماز میں وضواور کپڑے میں شک ہوجاتا ہے۔ بوجہ مجبوری امامت بھی کرانی پڑتی ہے اور مجبوری بھی رہتی ہے کہ دوسرا کوئی امام بھی نہیں۔ کیا ایسا شخص نماز جمع کرکے پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ جمع تقدیم بھی جائز ہے یا نہیں؟ پھر ان مقتدیوں کا کیا ہوگا؟ نیز نماز جمع کرتے ہوئے سنت کا کیا حکم ہے؟ مقامی کے لیے اور مسافر کے لیے پوری تفصیل بحث ہو۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بواسیر میں مبتلا انسان مستحاضہ پر قیاس کرتے ہوئے جمع تاخیر کرسکتا ہے۔ اس امر کی تصریح سنن ابوداود کے 'بَابُ مَن قَالَ تَجُمُعُ بَینَ الصَّلٰوتَینِ' میں موجود ہے۔

جمع تقدیم کی اجازت نہیں۔ علامہ صنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'وَفِی الحَدِیثِ دَلِیلٌ عَلٰی أَنَّهُ لَا یُبَاحُ جَمعُ الصَّلَاتَینِ فِی وَقتِ أَحَدِهِمَا لِلعُذرِ۔ إِذ لَو أُبِیحَ لِلعُذرِ لَکَانَت المُستَحَاضَةُ أَولٰی مَن یُبَاحُ لَهَا ذٰلِکَ وَلَم یُبِحُ لَهَا ذٰلِکَ بَل أَمَرَهَا بِالتَّوقِیتِ کَمَا عَرَفتَ' سبل السلام: ۱۰۲/۱

اس حالت میں مقتدیوں کو چاہیے کہ اپنا کوئی اور امام مقرر کرلیں جو ان کو بروقت نماز پڑھائے۔ جہاں شرعاً نمازوں کو جمع کرنے کی اجازت ہو وہاں سنتیں معاف ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت جس میں ہے کہ آپ ﷺ نے مدینہ میں نمازوں کو جمع کیا تھا، سے استدلال کیا گیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 805